انوار الاسلام شہر سیالکوٹ | جلد ۶ نمبر ۱۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیمت سالانہ پیشگی معہ محصول ۲؍

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ

رسالہ انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

جلد ۶ — نمبر ۱۱

بابت یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء | پندرہ روزہ | مطابق جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ

فہرست مضامین

مباحثہ دیوریا

مسافر میگزین جلد ۶ ۴ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء

قرآن شریف پر اعتراض

کیا قرآن حضرت محمدؐ کا قول ہے۔ دیانندیوں کا یہ قول کہ قرآن مجید آنحضرتؐ کا قول ہے کئی وجوہ سے باطل ہے جس کی مختصر تشریح دوران مباحثہ میں کی گئی تھی۔ مگر اس دیانندی نے اب اپنے کمزور پہلو کو چھپانے کے لئے ملمع چڑھانا شروع کر دیا ہے سب سے اول وجہ تو یہ ہے کہ قرآن شریف کے سوا جس قدر آنحضرتؐ کا اور کلام ہے وہ قرآن شریف سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آنحضرتؐ کے کلام (احادیث) سے کتب پُر ہیں جنمیں اکثر حدیثوں کا آنحضرتؐ کی زبان سے ہونا تواترات سے ثابت ہے۔ تاہم ایک حدیث کا طرز کلام قرآن شریف کی طرز اور اسلوب کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کوئی شخص حدیث نبوی کا کیسا ہی مخالف ہو مگر تاہم وہ اتنی بے تعداد کتب احادیث کو تمامہ جعل و افترا قرار نہیں دے سکتا اتنی بڑی اور بے انتہا کتب احادیث میں ممکن نہیں ہے کہ تھوڑا سا حصہ بھی آنحضرتؐ کا کلام نہ ہو مگر ان بے انتہا حدیثوں میں سے ایک حدیث کا طرز کلام بھی قرآن شریف کے اسلوب سے نہیں ملتا۔ ہر دو کلاموں کے اسالیب میں مغائرت کلی اور مباینت صریحی ہونا صاف دلالت کرتا ہے۔ کہ قرآن شریف آنحضرتؐ کا کلام ہرگز ہرگز نہیں ہے

پس جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ قرآن شریف خدا کا کلام نہیں بلکہ آنحضرتؐ نے خود بنا کر خدا کی طرف منسوب کر دیا۔ اُن عقل کے اندھوں کو غور کرنا چاہیئے کہ دنیا میں انسانات کی کہیں نظیر دکھا سکتے ہیں کہ ایک ہی شخص کے کلام میں اس حد تک فرق ہو جیسا

قرآن و حدیث میں ہے گو دنیا کی ساری کتابوں سے رسول خدا ﷺ کی احادیث
اگرچہ بڑی فصیح و بلیغ ہیں لیکن قرآن شریف کے مقابل وہ بھی وہ نسبت رکھتی ہیں
جو زمین کو آسمان سے ہے۔ عربی کا اعلیٰ سے اعلیٰ کلام دیکھو اُن کا ایک فقرہ بھی سلاست
متانت۔ فصاحت۔ بلاغت۔ شستگی و بلاغت میں قرآن شریف کی کسی آیت کے ساتھ
نہیں لکھا سکتا۔ قرآن شریف کی کوئی آیت کسی عربی عبارت میں شامل کر دو تو
بالکل نمایاں ہو کر قرآن معلوم ہوگی ۔

مرزا صاحب کے حوالہ مندرجہ حروف حاشیہ نے اُن کی علمیت کو پورا پورا ظاہر کر دیا
ہے۔ دیانند جی اپنی کتاب کے صفحہ ۵۲ پر اپنے مقبول دیانندیوں کے بارے میں کہتے ہیں
کہ ناپاک اللہ بالکل واقعی علم نہیں ہوتا ہے کیونکہ صرف آیت کے معنی کو بیان کر دینا
کافی نہیں ہے بلکہ مشتبہ قبل و مابعد کے مناسب آگے اور پیچھے کے تعلق و ربط کو دیکھ کر
معنی کرنے چاہئیں (دیکھو کتاب کا صفحہ [illegible]) اب اگر کوئی یہ عبارت زیر نظر رکھ کر دیانندی اپنے
دلوں کو ٹٹولیں اگر آیت کا آگا پیچھا دیکھتے تو کیوں شرمندگی اُٹھانی پڑتی۔ سنئے خدا تعالیٰ
فرماتا ہے إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا
تُؤْمِنُونَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ تَنْزِيلٌ مِنْ
رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ
بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۔ ترجمہ یہ تو بزرگ رسول کا قول ہے
اس میں کوئی شاعرانہ بات نہیں پر تم بہت ہی تھوڑا ایمان لاتے ہو اور نہ وہ کسی کاہن
کی بات پر چلنے والا ہے پر تم بہت ہی تھوڑا سمجھتے ہو۔ رب العالمین کی طرف سے
اُترا اور اگر وہ ہم پر کوئی بات بنا کر کہتا۔ تو ہم اسکا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر اس کی رگ
گردن کاٹ ڈالتے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کلام ربانی ہے۔ کیونکہ جو افترا کرتا ہے
وہ بہت جلد ہلاک ہو جاتا یا قتل کیا جاتا ہے۔ اسی مسئلہ کی تائید دیگر الہامی کتب
بھی کرتی ہیں اور جہاں تک تاریخ گواہی دیتی ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ کسی مدعی
نبوت کو جس پر کوئی وحی بجانب اللہ نہ ہوتی ہو اور وہ دعویٰ کرے کہ اسے وحی آتی ہے

ہو الٰہی معتقدات کو لوگوں کے سامنے پیش کرے تو اُسے اتنی مہلت نہیں دی جاتی ۔
جتنی اِس نبی زمین کو ہوئی ہے (حاشیہ) افسوس ہے کہ دیوبندیوں کو اعتراض کی رال ٹپکتی ہے
مگر اپنے گرو کے قول کا خیال کر کے آگا پیچھا ذرا نہیں دیکھتے ۔ اگر صرف قول کے لفظ
پر ہی غور کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ الہام ربانی کو زبان کے ذریعہ بیان کرنا قول کہلاتا
ہے ۔ مگر ان عقلمندوں کو ایسی عقلی باتوں سے کیا مس ہے ۔ عرش کو مخصوص مقام
بتا کر خدا کو ناقص و محدود ٹھیرا دینا دیوبندی تعصب ہے ورنہ متکلمین مسلمانوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے
کہ عرش کوئی جسمانی اور مخلوق چیز ہے جس پر معاذ اللہ خدا بیٹھا ہوا ہے تمام **قرآن مجید**
کو اول سے آخر تک پڑھو اس میں ہرگز نہ پاؤ گے ۔ کہ عرش بھی کوئی جسمانی چیز محدود اور مخلوق ہے
خدا نے بار بار قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ ہر ایک چیز جو کوئی وجود رکھتی ہے اس کا
میں ہی پیدا کرنے والا ہوں میں ہی زمین و آسمان اور روحوں اور اُنکی تمام قوتوں کا
خالق ہوں میں اپنی ذات میں آپ قایم ہوں اور ہر ایک چیز میرے ساتھ قایم ہے
ہر ایک ذرہ اور ہر ایک چیز جو موجود ہے وہ میری ہی پیدایش ہے ۔ مگر یہ کہیں نہیں
فرمایا ۔ کہ عرش بھی کوئی جسمانی چیز ہے ۔ جس کا میں پیدا کرنے والا ہوں اگر کوئی دیوبندی
قرآن شریف میں سے نکال دے کہ عرش کوئی جسمانی اور مخلوق چیز ہے ۔ تو اُسے
ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا ورنہ الٰہی لاالعینی بکواس کرنے والے
لعنتی ہونگے ۔

اب ظاہر ہے کہ اس اعتراض کی بنا محض اس بات پر ہے کہ عرش کوئی علیحدہ چیز ہے جس پر خدا بیٹھا ہوا ہے اور جب یہ امر ثابت نہ ہو سکا تو کچھ اعتراض نہ رہا ۔ خدا صاف فرماتا ہے کہ وہ زمین پر بھی ہے اور آسمان پر بھی اور کسی چیز پر نہیں ۔ بلکہ اپنے وجود سے آپ قایم ہے اور ہر ایک چیز کو اٹھائے ہوئے ہے اور ہر ایک چیز پر محیط ہے ۔ پھر فرماتا ہے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ جدھر تم منہ کرو ۔ اُسی طرف منہ خدا کا پاؤ گے ۔ پھر فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی جب میرے بندے میرے